اسلامی معاشرے کی اصلاح میں قیام امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار

شیر علی نادم شگری[۱] (پاکستان) - محمد علی رضایی اصفہانی[۲] (ایران)

اشاریہ

ہر معاشرے میں اندرونی اور بیرونی عوامل کی وجہ سے مختلف بگاڑ اور خامیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں، جن کی وجہ سے معاشرہ ہمیشہ اصلاح اور درستگی کا محتاج ہوتا ہے۔ اس کلی قانون سے اسلامی معاشرہ مستثنیٰ نہیں ہے، اسی لئے اسلام نے اپنے تمام پیروکاروں پر امر بالمعروف اور نہی از منکر کی ذمہ داری عائد کی ہے، تاکہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ معاشرے میں اصلاح اور درستگی کا عمل جاری رہے۔

اس مقالے کا بنیادی سوال یہ ہے کہ اسلامی معاشرے کی اصلاح میں قیام امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا کیا کردار ہے؟

اس سوال کے جواب میں ہمارا فرضیہ یہ ہے کہ اکیسویں صدی کے عظیم مصلح حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی قائدانہ صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ایران میں اسلامی انقلاب کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ اپنی ہمہ جانبہ جدوجہد اور علمی سعی و کوشش کے ذریعے اسلام کے تصور حکومت کا احیاء کیا اور انقلاب لاتے ہی اسلامی حکومت کی داغ بیل ڈالی، جس کے ذریعے ایران سمیت پوری دنیا کے اسلامی معاشروں پر اصلاح کے گہرے نقوش چھوڑے۔ لوگوں کی فکری اصلاح کے لئے انہوں نے تاریخ اور کتابوں میں گم شدہ دینی نظریات کو ذہنوں میں دوبارہ پروان چڑھایا، لوگوں پر دین کی حقیقت واضح کردی اور اس آگہی کو زینہ بناتے ہوئے عملی اصلاح کی بنیادیں رکھی گئیں۔ معاشرے میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کو زندہ کر کے ہر شخص کو اصلاح کا ذمہ دار بنایا اور دینی حکومت قائم کرنے کے ذریعے برائیوں اور خرابیوں کے سد باب کرنے کا مقدمہ فراہم کیا۔ اسلامی انقلاب کے ذریعے دنیا کے محروم اور پسے ہوئے افراد کو اپنے حقوق کے حصول کی

۱. (طلبہ ایم فل فقہ و معارف اسلامی، جامعۃ المصطفیٰ العالمیہ قم nadim.shigri@gmail.com)

۲. استاد جامعہ المصطفیٰ العالمیہ

خاطر قیام کرنے کا عملی پیغام دیا گیا جس کے سبب معاشرے کی اصلاح کے لئے لوگوں کے اجتماعی شعور کو بیدار کیا گیا۔ اصلاح کے عمل کو تادیر قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مزید مستحکم کرنے کی خاطر مساجد کو مرکزیت دی گئی، اور لوگوں کو ان مراکز سے جوڑ دیا گیا۔ موجودہ نسل کی اصلاح کے ساتھ ساتھ آنے والی نسلوں کی خاطر تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی گئی، اس طرح اسلامی معاشرے کو عملی طور پر نیکیوں اور اچھائیوں کی راہ پر گامزن رکھنے کی سعی ہوئی۔ اگرچہ قیام امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے اسلامی معاشرے میں انجام پانے والے اصلاحی امور کا مکمل احاطہ کرنے کے لئے سینکڑوں صفحات درکار ہیں؛ لیکن "**لا یدرک کلّہ، لا یترک کلّہ**" کے عنوان سے ان میں سے چند ایک کو مختصر تشریح کے ساتھ اس مقالے میں بیان کیا گیا ہے۔

کلیدی الفاظ: اسلامی معاشرہ، فکری اصلاح، عملی اصلاح، قیام امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ

مقدمہ

" دین " خاص طور پر دو لحاظ سے ہمیشہ خطرے میں رہا ہے اور رہے گا۔ ایک یہ کہ تنگ نظر اور غلط سوچ والے افراد یہ کوشش کرتے ہیں کہ دین کے حوالے سے اپنے خام و ناقص ادراکات کو دین کی خالص اور مطلق حقیقت کی جگہ لائیں اور زمانے کے ذہنی عادات و مانوس آداب کو تقدس کا رنگ دیں اور دین کے دفاع کے نام سے یا بعض دفعہ دینی خدمات کے عنوان سے دین خدا کو تنگ نظری اور ظاہری کھوکھلے دائرے میں بند کردیں، جبکہ " دین الٰہی " زمانے سے بالاتر اور سارے انسانوں اور تمام ادوار کے لئے ہے۔ لیکن متعصب اور تنگ نظر لوگ دین کو ظاہری قالب میں محدود کر دیتے ہیں جن کے باعث یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر یہ شبہات دین کی تلاش کرنے والے زندہ اذہان کو متزلزل کرنے اور ان جستجو کرنے والوں کو بے دین بنانے یا دین کو غلط سمجھنے کے سب سے بڑے اسباب نہ بنیں تو ان کے اہم ترین اسباب و علل میں سے ضرور ہوں گے۔ ایسی مشکلات کی کوئی کمی نہیں ہے جو اس قسم کے شبہات کی وجہ سے دینی معاشروں پر آتی ہیں۔

دوسرے یہ کہ " دین " ایک طرف سے دنیا طلب اور غلط افکار والوں کی جانب سے طرح طرح کی مداخلت سے بھی دوچار رہا ہے، کیونکہ جب ان دنیا طلب افراد نے دیکھا کہ دین ان کی خواہشات اور طاقت آزمائی کی راہ میں رکاوٹ ہے تو یہ لوگ دین کو اپنے ماتحت افراد کے اذہان اور ان کی زندگی سے بالکل دور کرنے کی کوشش کرنے لگے اور ایسا نہ کرسکنے کی صورت میں دین کی تحریف کر کے ایسی شکل و صورت ملک و معاشرے میں رائج کرنے لگے جو ان کے خواہشات اور پسند کے مطابق ہو۔ *(امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ، اسلام ناب (اردو) مقدمہ: ص۸)*

ان دونوں لہروں کے مقابلے میں ہمیشہ دین کا پختہ عقیدہ رکھنے والے حقیقت بین اور جرأت مند افراد تھے جنہوں نے، "دین " کے دفاع، اس کے احیاء اور دینی معاشرے کی اصلاح کے لئے قیام کیا۔ انہوں نے سختیوں کو برداشت کیا اور کبھی اس نیک راستے پر اپنی جانیں بھی قربان کردیں۔

اسلامی معاشرہ اگرچہ رحلت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کے بعد ہی سے مشکلات اور مصائب و آلام سے دوچار رہا ہے؛ *(رک: انسان ۲۵۰ سالہ، حلقہ سوم، آیت اللہ سید علی خامنہ ای، ص ۱۳۹۔۱۴۳)* لیکن معصوم ائمہ علیہم السلام کی لازوال قیادت اور رہنمائی کے باعث ہر دور میں اس کی اصلاح کا عمل جاری رہا۔ جب بارہویں ہادی برحق کی غیبت کبریٰ کا زمانہ شروع ہوا تو اصلاح کا عمل انتہائی کٹھن مرحلے میں داخل ہوا۔ فرض شناس اور دین شناس

مجاہدین اسلام نے انتہائی ناگفتہ بہ حالات میں بھی معاشرے کی درستگی اور اصلاح کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھیں؛ لیکن جو کام دست قدرت نے حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ سے لیا وہ انتہائی منفرد تھا۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے کردار کے ذریعے معاشرے کی طویل المیعاد اور پائیدار اصلاح کا عمل انجام پایا اور ان شاء اللہ یہ باعظمت کامیابی امید مستضعفین جہاں حضرت ولی اللہ الاعظم ارواحنا لہ الفداء کے ظہور کے دن تک اسلام اور مسلمانوں کے حصے میں رہے گی۔

پہلا حصہ: مفہوم شناسی

مقالے کے پہلے حصے میں ہم "اسلامی معاشرہ"، "اصلاح" اور "اسلامی معاشرہ اور اصلاح کی ضرورت" کو واضح کرنے کی کوشش کریں گے:

۱۔اسلامی معاشرہ

معاشرہ" **عاشر یعاشر**" کا مصدر ہے۔جس کے معنی مل جل کر رہنے کے ہیں۔ *(عاشر/www.almaany.com/ar/dict/ar-ar، التحقیق فی کلمات القرآن الکریم، ج۶، ص۲۳۳)*

اس لئے معاشرہ سے مراد افراد کا وہ مجموعہ ہے جو باہم مل جل کر رہے۔اسلامی معاشرہ ایک ایسی متوازن اور معتدل زندگی کا نام ہے جس میں رسوم و رواج اور معاشرتی آداب وحی الٰہی کی روشنی میں طے پاتے ہیں۔ یہ نظام ایسا جامع اور ہمہ گیر ہے کہ زندگی کے تمام مظاہر اور حیات کی جملہ سرگرمیاں اس کے دائرے میں آجاتی ہیں۔ الہام ربانی کے اصولوں کے مطابق معاشرے کی صحیح زندگی اس کا توازن ہے۔ *(اصلاح _ معاشرہ _ کا _ اسلامی _ تصور، قسط _ اول.۱۰۵۱/ http: //forum.mohaddis.com/threads)*

۲ ۔اصلاح

لغت کی کتابوں میں "اصلاح" کو "افساد" (یعنی: خراب کرنے اور بگاڑنے) کا متضاد قرار دیا گیا ہے۔ اس کے ایک اور معنی "احسان" بیان کئے گئے ہیں۔ *(المنجد، کلمہ: صلح)*

قرآن کریم میں "اصلاح" اور "صلح" کا لفظ دو معنوں میں استعمال ہوا ہے: ایک، افساد کے مقابلے میں اور دوسرے معنی "سیّئۃ" (برائی) کے مقابلے میں۔ مثلا: "**خلطوا عملاً صالحاً وآخر سیّئاً**" *(سورہ توبہ:*

(۱۰۴

انہوں نے ایک اچھا اور دوسرا برا عمل ملا لیا" اور "**ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا**" *(سورہ اعراف: ۵۶)*

(اور فساد نہ مچاؤ زمین میں اس کی اصلاح کے بعد) ۔قرآن مجید نے اسے متعدد مواقع پر استعمال کیا ہے جن میں سے بعض کا یہاں اجمالی جائزہ لیتے ہیں:

الف) ایک مقام پر ایمان کی ضروری شرط کے طور پر اصلاح کا ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ اگر ایمان کے ساتھ اصلاح بھی ہو تو کسی خوف اور غم کا مقام نہیں ہوگا۔ *(سورہ انعام: ۴۸)*

ب) متعدد مقامات پر اصلاح کا ذکر تقویٰ کے ساتھ کیا گیا ہے جو مذکورہ بالا مثال سے مشابہ ہے۔ *(سورہ اعراف: ۳۵؛ بقرہ: ۲۲۴؛ انفال: ۱)*

ج) کہیں عفو کے ہمراہ اصلاح لایا گیا ہے جس کا ثمر خدا کی طرف سے پاداش قرار دیا گیا ہے۔ *(سورہ شوریٰ: ۴۰)*

د) بہت سے مقامات پر اصلاح کا افساد کے متضاد کے طور پر بیان کیا گیا ہے اور اسی کے ساتھ افساد کے کئی مصداق ذکر کئے گئے ہیں جن میں سے ایک یتیم کا مال کھانا ہے۔ *(سورہ بقرہ: ۲۲۰؛ اعراف: ۵۶،۸۵؛ یونس: ۸۱؛ شعراء: ۱۵۲؛ نمل ۴۸)*

نتیجہ:

مذکورہ آیات کی روشنی میں ہم اس نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں کہ عام طور پر اصلاح کا لفظ ایسے مقامات پر استعمال ہوتا ہے جہاں کوئی انفرادی شائستگی پیدا ہو جائے یا کوئی خاص اجتماعی مسئلہ بگاڑ سے اصلاح میں تبدیل ہو جائے، کوئی انفرادی یا اجتماعی ظلم ختم ہو جائے اور اس کی جگہ عدل وانصاف کا قیام ہو۔

۳۔اسلامی معاشرہ اور اصلاح کی ضرورت

معاشرے کی بنیاد انسانوں کے نظریات اور افکار پر ہوتی ہے۔ لوگ اپنی سوچ اور فکر کے مطابق ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ قائم کرتے ہیں؛ لہٰذا جب نظریات اور افکار کے مرحلے میں بگاڑ اور خرابی پیدا ہو جائے تو باہمی روابط کو بھی مشکلات کا سامنا ہو جاتا ہے۔ اسلامی معاشرے میں افراد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اعمال کی بنیاد الٰہی دستورات اور دینی تصورات پر رکھے؛ لیکن جب الٰہی بنیادوں کی بجائے خواہشات اور من پسند

چیزوں کو اساس بنا لیا جائے تو پھر لوگوں کے اعمال و کردار بھی انہی غلط نظریات کے مطابق اپنی صحیح ڈگر سے ہٹ جاتے ہیں، نیکیوں کی جگہ برائیوں کا دور دورہ ہو جاتا ہے، اچھے کو برا تصور کیا جاتا ہے اور برے کی عزت افزائی ہوتی ہے۔ اس طرح وہ معاشرہ اپنا توازن کھو بیٹھتا ہے اور اسلامی معاشرہ کہلانے کا مستحق نہیں رہتا۔ لہٰذا اس معاشرے کی اصلاح ضروری ہو جاتی ہے۔ معاشرے کی اصلاح کا عمل دو مرحلوں میں انجام پاتا ہے: ا۔ فکری اصلاح؛ ۲۔ عملی اصلاح

دوسرا حصہ: قیام امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار

قیام امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے نتیجے میں اسلامی معاشرے پر جو قابل ستائش اثرات مرتب ہوئے ان میں سے چند ایک کو یہاں مختصراً بیان کئے دیتے ہیں:

ا۔ دینی افکار اورتصورات کا احیاء

اصلاح کے پہلے مرحلے میں ضروری ہے کہ معاشرہ اسلام کے افکار اور نظریات سے آشنا ہو؛ بصورت دیگر اصلاح فقط رسمی یا برائے نام اصلاح کہلائے گی۔ دینی نظریات کے احیاء کے لئے حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے دروس اور تقریروں کے علاوہ کتابیں بھی تالیف فرمائی ہیں جن میں سب سے پہلی کتاب جو دین اور سیاست کے بابرکت رابطے پر لکھی گئی وہ کشف الاسرار ہے جو اسرار ہزار سالہ نامی کتاب کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے اول سے آخر تک ظلم وستم، جارحیت، منہ زوری اور فریب کے خلاف آواز بلند کی ہے۔ اس کے بعد الرسائل، البیع اور تحریر الوسیلہ جیسی فقہی کتب تحریر کی ہیں، ان کتب میں اسلامی احکام میں سیاست کے عنصر کی قوی اور سنجیدہ موجودگی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے عبادات سے متعلق احکام میں پائے جانے والے اسلام کے قانونی، سیاسی، معاشرتی اور اقتصادی احکام کے علاوہ دنیوی زندگی کی اصلاح سے متعلق سیاسی و معاشرتی پہلوؤں کو بھی مدنظر رکھا ہے۔ اس کے بعد کتاب ولایت فقیہ میں اسلامی حکومت کے نظریئے کو مفصل انداز میں پیش کیا ہے۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے دین مبین کے ان افکار کو معاشرے میں زندہ کر دکھایا جن پر حالات نے مصلحتوں کے پردے لگا دیئے تھے یا ان کے اسلامی ہونے کا تصور لوگوں ذہنوں سے بالکل مٹ چکا تھا۔

ا. ا: دینی حکومت کا نظریہ

حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اپنے قیام کے نتیجے میں معاشرے پر دین کو حاکم بنانا چاہتے تھے اور اسلام کے نام

پر جاری معاشرے کی موجودہ روش کو سرے سے ہی بدلنا چاہتے تھے؛ للذا انہوں نے ابتدائی مرحلے میں دینی مبلغین یعنی علماء کو دینی حکومت کے نظریئے سے آشنا کرنے کی کوشش کی۔ ولایت فقیہ یا دینی حکومت کے موضوع پر آپ نے کافی سارے لیکچرز دیئے، قرآن وسنت سے اس نظریئے پر استدلال کیا اور سب سے پہلے علماء کو اس اہمیت کی جانب متوجہ کرایا۔ خدانخواستہ اگر انقلاب اسلامی کو کسی مرحلے میں شکست کا سامنا ہو جاتا تو عین ممکن تھا کہ آج انقلاب کا دم بھرنے والے بھی امام خمینی پر فقرے کستے، کہ بڑے آئے دینی حکومت کا نظریہ لے کر۔۔۔ لیکن الحمد للہ انقلاب کی کامیابی نے دینی حکومت کے نظریئے پر لوگوں کا یقین مزید پختہ ہو گیا، اور آج معاشرے میں دینی حکومت کا نظریہ اپنی جڑیں مضبوط کر چکا ہے۔

۱. ۲: دین کی جامعیت کا نظریہ

شاہی حکومت کی گھٹن میں احیائے اسلام اور اصلاح معاشرے کے لئے کہیں بھی چھوٹا سا دریچہ کھلا نظر نہیں آتا تھا، لوگوں کے ذہنوں کو دین کا تصور کچھ خاص اعمال و اذکار تک محدود تھا۔ ایسے میں حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فرمودات اور بیانات وغیرہ کے ذریعے دین اسلام دین کی ایک جامع اور کامل تصویر پیش کی جو ماضی میں پیش کی جانے والی دین کی تصویر سے کافی مختلف تھی۔ آپ کے نظریئے کے تحت دین میں مندرجہ ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں:

۱. اصولی؛

۲. قابل بسط و اشاعت؛

۳. متحرک اور ولولہ انگیز؛

۴. ناقابل انکار؛

۵. مستحکم و پائیدار؛

۶. وسیع اور ہمہ گیر؛

۷۔ نئی دنیا کے تقاضوں سے ہم آہنگ؛

۸۔ آج کے دور کے انسانوں کی ضروریات سے ہم آہنگ۔ *(سید حسین حسینی، امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اور احیائے فکر دینی، ۱، ص ۱۳۰)*

۱. ۳: دین اور سیاست کی عدم جدائی کا نظریہ

اگرچہ آج بھی بعض افراد کے ذہن میں یہ بات موجود ہے کہ دین اور سیاست دو الگ الگ چیزیں ہیں؛ جبکہ حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ اسلام اور مصادر اسلامی پر اعتماد کرتے ہوئے اپنے عمل سے بھی ثابت کر دیا کہ دین اور سیاست کی جدائی دین مخالف افراد کا نظریہ ہے جسے سازش کے تحت مسلمانوں کے ذہنوں میں بٹھا دیا گیا ہے۔امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اگر مسلمان آگاہ ہو جائیں کہ یہ سامراجی ڈھنڈورے جو پیٹے جارہے ہیں وہ مسلمانوں کو اسلام سے جدا کر رہے ہیں۔ وہ دین اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں۔اس کے مغز اور مضمون کو نکال کر اسلام کو اندر سے خالی اور کھوکھلا کر رہے ہیں۔" *(امام خمینی، صحیفہ امام، ج۱۷، ص۵۰۲-۵۰۴)*

۱۔۴: نظریہ انتظار

روایات کی رو سے امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کا انتظار کرنا "افضل الاعمال" شمار ہوتا ہے۔ *(رک: کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمہ، ج۲، ص۲۰۷، بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۰۸)* قیام امام خمینی نے اس "انتظار" کو نیا مفہوم عطا کیا جو برسوں سے خاموشی کے ساتھ ظلم و ستم کو برداشت کرنے، آواز کو گلے میں دبا کر رکھنے اور مختصر الفاظ میں غیب سے ایک ہاتھ کے نکلنے کے انتظار میں ایک جگہ جامد پڑے رہنے کے مترادف سمجھا جاتا تھا۔اس دفعہ انتظار کو معاشرے کی باغی روح کو سلا کر رکھنے والے عنصر کی حیثیت سے نہیں بلکہ موجودہ حالات کو دگرگوں کرتے ہوئے آنے والے "مہدی موعود علیہ السلام" کی طرف حرکت کے ایک وسیلے کے طور پر بروئے کار لایا گیا ہے۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یہ لوگ جو کہتے ہیں "روایات کے مطابق امام علیہ السلام کے ظہور سے پہلے "لہرایا جانے والا ہر پرچم باطل کا پرچم ہے اور اس سے قبل قائم ہونے والی ہر حکومت انتظار فرج کے خلاف ہے، ان کو معلوم نہیں وہ کیا کہہ رہے ہیں، حکومت کے نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے کی جان کے پیچھے پڑ جائیں، قتل و غارت اور مار دھاڑ کے ذریعے ایک دوسرے کو ختم کریں اور آیات الٰہی کے نص کے خلاف عمل کریں۔ اگر ہم فرض کریں اس سلسلے میں دو سو روایتیں بھی نقل کی گئی ہیں تو ہم ان سب روایات کو دور پھینکیں گے، اس لئے کہ یہ نص قرآن کے خلاف ہیں، جس روایت میں یہ کہا گیا ہے کہ نہی عن المنکر نہ کریں اس روایت کو نکال دینا چاہئے، اس طرح کی روایت پر عمل نہیں کیا جاسکتا اور ان نادان لوگوں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں"۔ *(امام خمینی، صحیفہ نور، ج۲۰، ص۱۹۸؛ رک: انتظار کا مفہوم، آیت اللہ مہدی آصفی)*

۲۔فریضۂ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر توجہ

اصلاح کے عمل میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔قرآن مجید نے اصلاح کی ذمہ داری اٹھانے اور برائیوں کی روک تھام کرنے کو امت مسلمہ کی خصوصیت کے طور پر بیان فرمایا ہے: "**کنتم خیر امت اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر**" *(سورہ آل عمران: ۱۱۵)*

''تم وہ بہترین امت ہو جو لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتی اور برائی سے روکتی ہے۔'' اسی طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو امت کے ایک گروہ کا فریضہ قرار دیا گیاہے۔: "**ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون**" *(سورہ آل عمران: ۱۰۴)* تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے جو بھلائی کی طرف بلائے، اچھے کاموں کا حکم دے اور برائی سے روکے یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

حضرت امام خمینیؒ نے اپنے قیام کی ابتداء سے ہی اس فریضے کو پیش نظر رکھا اور معاشرے میں ایک اصل کے طور پر اس فریضے کو متعارف کرایا۔ آپ نے اپنے قیام کے آغاز میں ہی علماء اور عوام کو فریضہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی جانب متوجہ کراتے ہوئے فرمایا: "اگر علمائے ایران ایک ساتھ اعتراض کریں تو (کیا) سب کو پکڑ لیں گے؟! (کیا) ایران کے سب علماء کو گرفتار کر لیں گے اور پھانسی پر لٹکا دیں گے یا جلاوطن کر دیں گے؟! اگر پورے ایران سے علمائے ایران کہ جن کی تعداد کم از کم ڈیڑھ لاکھ ہے اور ایران میں اس قدر عالم، مرجع، حجت الاسلام اور آیت اللہ وصاحب عمامہ افراد ہیں، اگر یہ سب اعتراض کریں اور مہر سکوت کو توڑ دیں اور اُن کی جس خاموشی کی وجہ سے (غلط کاموں کی جو تائید ہو رہی ہے) اس خاموشی کو توڑ دیں تو اُن سب کو ختم کر سکتے ہیں۔" *(امام خمینی، صحیفہ امام، ج ۲، ص ۲۳ ۷)*

کسی بھی کام کے بارے میں لوگوں کی توجہ کا معیار اس کام کے ساتھ ان کے سلوک اور رویے سے معلوم ہوتا ہے، جب کوئی شخص کسی کام کو اہمیت دیتا ہے تو اس کے بارے میں ذرا سخت رویہ اپناتا ہے لیکن بے اہمیت کام کی ادائیگی کے سلسلے میں کوئی خاص قدم نہیں اٹھاتا۔امام خمینیؒ کے نزدیک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے اس اہم کام کے لئے ایک الگ محکمہ تشکیل دینے کا حکم صادر فرمایا *(رک: اسلامی حکومت اور ولایت فقیہ امام خمینیؒ کے نظریات کی روشنی میں، ص ۵۴۲)* اور اس فریضے سے غفلت برتنے والوں کو سخت الفاظ میں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: " ''امر

بالمعروف اور نہی عن المنکر سے متعلق روایات کی جانب رجوع کیجئے۔ ان روایات میں ان لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام نہ دینے کے لئے برابر بہانوں سے کام لیتے ہیں اور ان کی خاموشی کو معیوب قرار دیا گیا ہے۔۔۔ تمہیں کس چیز کا خوف ہے؟ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ تمہیں جیل میں ڈال دیں گے، جلاوطن کر دیں گے، مار ڈالیں گے۔ ہمارے اولیا نے بھی تو اسلام کی خاطر جانیں دی ہیں۔ آپ لوگوں کو بھی ان چیزوں کے لئے تیار رہنا چاہئے''۔ *(امام خمینی، ولایت فقیہ: ص۱۰۵)* ''امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے نجف اشرف میں جب اسلامی حکومت کے بارے میں دروس شروع کئے تو اس کے مقابلے میں ایک طرف طالب علموں کو آپ کے درس میں شریک ہونے سے روکنے کی پوری پوری کوشش کی گئی اور دوسری طرف افواہیں پھیلانے کے ذریعے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ حکومت اسلامی کی بحث کو مشتبہ اور غلط رنگ دینے اور لوگوں کو آپ سے بدظن کرنے کی سعی کی گئی۔ اس لئے ہر جگہ پر یہ افواہ پھیلائی گئی کہ ''اسلامی حکومت کو تیمور بختیار کے ایماء پر موضوع بحث قرار دیا گیا ہے، کیونکہ وہ ایران میں جمہوریت کا نفاذ چاہتا ہے''۔ یہ بھی کہا جاتا تھا کہ '' چونکہ اسلامی حکومت کے دروس کے دوران امریکہ کو زیادہ تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے جس کی وجہ سے ایران میں کمیونسٹوں کے اثر و رسوخ کا راستہ ہموار ہوتا ہے''۔

اور اس سے زیادہ شرمناک کام یہ کیا گیا کہ چند مشتبہ افراد کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ شور و غوغا مچا کر یہ افواہ پھیلا دیں کہ ''خمینی کے حامیوں نے اسلامی حکومت پارٹی بنا لی ہے'' اور دیگر کچھ لوگ اس کی تردید کرنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب ''اسلامی حکومت پارٹی'' کی تشکیل کی افواہ سنی تو فرمایا: ''چونکہ ہم نے حوزہ ہائے علمیہ سے اپیل کی ہے کہ اسلامی حکومت پر بحث و تمحیص کریں اور اس کی تشکیل پر غور و غوض کریں اس لئے دشمن پر وحشت طاری ہو چکی ہے اور وہ اس قسم کی افواہوں کے ذریعے ایسا ماحول پیدا کر دینا چاہتے ہیں کہ کوئی شخص ''اسلامی حکومت'' کا نام تک لینے کی جرأت نہ کر سکے۔ *(احیائے فکر دینی، مجموعہ مقالات ۲، ص۴۰۹)*

۳۔ اسلامی حکومت کا قیام

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی تحریک کے آغاز سے ہی دو طرح کی مخالفتوں کا سامنا تھا ایک خود شاہی حکومت کی طرف سے تھی دوسری جانب آپ کو جس مخالفت کا سامنا تھا وہ خشک مقدس، تنگ نظر اور قدامت پسند لوگ تھے، وہ تو ابتدا ہی سے آپ کی تحریک کے مخالف تھے، یہاں تک کہ اسلامی انقلاب قائم ہوا تو اس وقت بھی یہ

لوگ اپنی حرکات سے باز نہیں آئے۔ اس بات کی واضح دلیل درج ذیل عبارت ہے جو کسی تشریح کی محتاج نہیں ۔ اس جملے میں امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: " *اس تنگ نظر اور قدامت پسند گروہ سے تمہارے بوڑھے باپ کو جو دل ٹھیس پہنچی ہے ایسی ٹھیس مجھے غیروں کے دباؤ اور سختیوں سے بھی نہیں پہنچی* " ۔ *(امام خمینی، صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۲۷۸)*

چونکہ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ یہ تھا کہ جب تک معاشرے کی باگ ڈور اور زمام اختیار نیک اور صالح افراد کے ہاتھوں میں نہ ہو اس وقت تک معاشرے کا صحیح رخ متعین نہیں کیا جا سکتا، دوسرے لفظوں میں اسلامی حکومت کے قیام کے بغیر اسلامی معاشرے کی اصلاح نہیں ہو سکتی؛ لہٰذا آپ نے انقلاب کے فوراً بعد مسلمانوں کو ایک قابل نمونہ حکومت کا تحفہ دیا جس کے باعث معاشرے کی کایا پلٹ گئی اور الحمد للہ اسلامی حکومت کے اثرات دنیا کے گوشے گوشے میں دکھائی دیتے ہیں۔ انقلاب اسلامی ایسے دور میں کامیاب ہوا کہ اس وقت ملک میں جو ثقافت و تہذیب غالب تھی وہ دینی نہیں تھی اور دینداری ایک دشوار عمل کہلاتا تھا۔ اس انقلاب نے اسلام کو دوبارہ نشاط بخش دیا اور جب اسلام نے دوبارہ حیات پائی تو اس قوم کو بیدار کر دیا جس کو سامراج نے بھنگ اور حشیش پلا کر مدہوش کر رکھا تھا اور ان کے استقلال کو چھین لیا تھا۔ اس انقلاب نے یہ ثابت کر دیا کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو عوام کی آزادی اور خود مختاری کا ضامن خواہاں ہے اور ان کے ایمان و ارادہ کی بنیاد پر حکومت کے قیام کا داعی ہے یعنی اسلام نے ایسی عادلانہ حکومت پیش کی جس کو پیش کرنے میں دوسری ساری ملتیں اور تحریکیں ناکام ہو چکی تھیں۔

۴۔ اجتماعی شعور کی بیداری

حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قیام کے ذریعے ایرانی قوم کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے محروم افراد کو بھی بیداری کے دھارے میں شامل کر دیا۔ آپ سے پہلے لوگوں کے اندر ظالم کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے اور اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کرنے کی فکر تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی، یہاں تک کہ دینی متون سے آشنا افراد بھی اجتماعی شعور کی بیداری سے لاشعوری طور پر دامن بچائے رہتے تھے؛ لیکن انقلاب اسلامی کی کامیابی نے ہر چھوٹے بڑے کے ذہن میں دنیا کے مستکبرین اور غاصبوں سے متعلق آگہی کا عنصر بیدار ہوا۔ انقلاب سے پہلے دنیا پر امریکہ اور صہیونی ذرائع ابلاغ کی اجارہ داری تھی (اگرچہ آج بھی ہے لیکن پہلے کے مقابلے میں کم ہے) اسی لئے وہ عام آدمی تک حقائق پہنچانے میں رکاوٹ بنتے تھے، مسلمانوں میں بھی ایسی جرائت نہ تھی کہ ظالموں

کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکیں؛ لیکن بحمد للہ انقلاب اسلامی کی کامیابی کے بعد یہ صورتحال یکسر بدل گئی ہے۔ سری لنکا کے ایک صحافی "محمد ابراہیم" کا کہنا ہے کہ: "افسوس کہ انقلاب اور اس کے رہبروں کے متعلق ہمارا تصور منفی تھا اس لئے میڈیا حتی ہمارے ملک میں بھی مغرب اور صہیونی ذرائع ابلاغ کا اثر ورسوخ تھا اور وہ اسلامی انقلاب بالخصوص امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی بہت بری تصویر پیش کرتے تھے جس سے ایران کے تاریکی کے زمانہ (قرون وسطی) کی طرف پلٹنے اور پیشرفت وترقی سے امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی ممانعت کا پتہ چلتا تھا۔ لیکن پھر الحمد للہ ادارۂ "الاسلام" کے بھائیوں سے آشنائی ہوئی اور انقلاب کے حقائق اور امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت سے آگاہ ہوا اور بتدریج ادارۂ "الاسلام" سے تعلّق بڑھتا گیا اور اس وقت الاسلام کا مدیر ہوں۔ اس طرح ہم اسلامی انقلاب آیت اللہ روح اللہ خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات بخش قیادت کے بارے میں زیادہ آگاہ ہوئے۔ *(احیائے فکر دینی، ص ۴۷۲)*

۵۔ مساجد کی مرکزیت کو بحال کرنا

اسلامی ثقافت میں مسجد کا خاص احترام اور مقام ہے۔ روایات میں مسجد کے ساتھ رابطہ بحال رکھنے کے بہت سارے فوائد ذکر ہوئے ہیں۔ *(رک: امالی شیخ صدوق: ص ۳۸۹، الخصال، ج ۲، ص ۴۰۹، تہذیب الاحکام، ج ۳، ص ۲۴۹)* قرآن کریم کی نظر میں مسجد کو قائم کرنا ہر آدمی کا کام نہیں بلکہ اس کے لئے کچھ شرطیں ہیں، ارشاد الٰہی ہے: "اللہ کی مسجدوں کو صرف وہ لوگ آباد کرتے ہیں جن کا ایمان اللہ اور روز آخرت پر ہے اور جنہوں نے نماز قائم کی ہے زکات ادا کی ہے اور سوائے خدا کے کسی سے نہیں ڈرے یہی وہ لوگ ہیں جو عنقریب ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں گے"۔ *(سورہ توبہ: آیت ۱۸)* مسجد کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت کا مرکز مدینہ منورہ تھا اور اس شہر کا مرکز وہ مسجد تھی جس کی بنیاد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ پہنچتے ہی رکھی تھی۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی مسجد میں اہم ترین فیصلے اور بنیادی مسائل طے کرتے تھے۔ دوسرے الفاظ میں لوگوں کی دنیوی سعادت اور اخروی فلاح کا سرچشمہ یہی مسجد تھی۔ قیام امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے مساجد کی دینی اور سماجی حیثیت ابھر کر سامنے آگئی، جمعہ اور جماعت کے عبادی پہلو کے ساتھ ان کی سماجی اور سیاسی پہلو بھی واضح ہوگئے، مسجدوں کو مرکزیت حاصل ہوئی جس کے باعث معاشرے کے افراد کا دینی تعلیمات اور عبادی امور سے تعلّق بڑھتا چلا گیا۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے مسجدوں کو مورچہ کہا تھا۔ *(امام خمینی، صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۳۹۳)*

یقیناً آج مسجدیں ہی وہ مورچے بن گئی ہیں جن سے دشمن عناصر خوفزدہ ہیں اور انہی مورچوں کو سنبھالے ہوئے مجاہد ہی معاشرے کی خرابیوں اور برائیوں کا قلع قمع کرنے میں مصروف عمل ہیں۔

۶۔ تعلیم وتربیت پر توجہ

اسلام ایسا دین ہے جس کی آسمانی کتاب کا نام پڑھی جانے والی کتاب "قرآن" ہے اور اس کی نازل ہونے والی پہلی آیت کی ابتدا ہی "اقراء" سے ہوتی ہے۔ یہ ایسا آئین ہے جس میں علم و دانش اور معرفت و بصیرت کے حصول کو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے، اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید کی مختلف آیات شریفہ میں (تزکیہ نفس کے ساتھ) علم و دانش کے حصول کی تعریف کی گئی ہے۔ احادیث و روایت کی کتب میں بھی بہت سی احادیث ملتی ہیں کہ جن میں علم و دانش کے حصول کی تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے بارے میں ہم پڑھتے ہیں کہ آپ ﷺ پڑھے لکھے قیدیوں کو دس مسلمانوں کو تعلیم دینے کے عوض رہا کر دیتے تھے۔ (رک: *السیرۃ النبویۃ کما جاءت فی الاحادیث الصحیحۃ، ج ۲، ص ۱۴۹*)

عظیم اسلامی انقلاب کی کامیابی کے کچھ عرصے کے بعد تعلیم کی مذہبی روایت کا سلسلہ شروع ہوا۔ روایتی سکولوں کی ترقی کے ساتھ ساتھ دسمبر ۱۹۷۹ء میں امام خمینی ؒ کے تاریخی حکم (*احیائے فکر دینی ۱، ص ۲۹۸*) کے ذریعے تعلیم بالغان کی مہم شروع ہوئی، اس طرح حضرت امام خمینی ؒ کے عزم و ارادے کے ذریعے ایران کی مسلمان قوم کی ترقی و پیشرفت کا بند راستہ کھل گیا۔

نتیجہ

معاشرے کی اصلاح کا عمل دو طریقوں سے انجام پاتا ہے: ۱۔ فکری اصلاح؛ ۲۔ عملی اصلاح۔ قیام امام خمینی ؒ کے ذریعے مسلم معاشرے میں دینی تصورات اور دینی افکار کو دوبارہ زندگی مل گئی اور لوگوں کے ذہنوں میں دین کی انفرادی اور محدود تصویر کی بجائے اس کی آفاقی اور ہمہ جانبہ تصویر راسخ ہوگئی، جس کے نتیجے میں مسلم دنیا کے اندر احساس کمتری ختم ہوگئی اور دین کی حقیقت خود دینداروں پر واضح ہوگئی۔ عملی اصلاح کے لئے ایک دینی حکومت قائم ہوئی جس کے قوانین کے نفاذ اور فریضہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے احیاء کی بدولت معاشرے میں خرابیوں اور برائیوں کی روک تھام کے لئے مقدمہ فراہم ہوا۔ اسلامی انقلاب کی کامیابی

کے ذریعے دنیا کے محروم اور پسے ہوئے افراد کو اپنے حقوق کے حصول کی خاطر قیام کرنے کا عملی پیغام دیا گیا جس کے سبب معاشرے کی اصلاح کے لئے لوگوں کا اجتماعی شعور بیدار ہوا۔ اصلاح کے عمل کو دوام بخشنے اور اس کی بنیادوں کو مزید مستحکم کرنے کی خاطر مساجد کو مرکزیت دی گئی اور لوگوں کو ان مراکز سے جوڑ دیا گیا۔ موجودہ نسل کی اصلاح کے ساتھ ساتھ آنے والی نسلوں کی خاطر تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی گئی، اس طرح اسلامی معاشرے کو عملی طور پر نیکیوں اور اچھائیوں کی راہ پر گامزن رکھنے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کی بے کراں رحمت ہو اس روح خدا پر۔

کتابیات

قرآن مجید

۱. آصفی، آیت اللہ مہدی، انتظار کا مفہوم، مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام قم

۲. اربلی، علی بن عیسیٰ (م ۶۹۲)، کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمہ، مصحح و محقق، ہاشم رسول محلاتی نشر بنی ہاشم تبریز، 1381ھ ق

۳. خامنہ ای، آیت اللہ سید علی، انسان ۲۵۰ سالہ، حلقہ سوم، انتشارار موسسہ ایمان جہادی، طبع اول، فروردین ۱۳۹۸ھ ش

۴. الصدوق، محمد بن علی ابن بابویہ (م ۳۸۱ھ ق)، الامالی للصدوق، کتابچی، تہران، ۱۳۷۶ ھ ش

۵. الصدوق، محمد بن علی ابن بابویہ (م ۳۸۱ھ ق)، الخصال، جامعہ مدرسین قم، 1362ھ ش

۶. الصویانی، ابو عمر محمد بن احمد، السیرۃ النبویۃ کما جاءت فی الاحادیث الصحیحۃ، مکتبۃ العبیکان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۲۴ھ، ۲۰۰۴م

۷. الطوسی، محمد بن حسن (م ۴۶۰ ھ ق) تہذیب الاحکام، محقق: خرسان حسن الموسوی، دار الکتب الاسلامیہ تہران، ۱۴۰۷ھ ق

۸. مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی، بحار الانوار الجامعۃ لدرر اخبار ائمۃ الاطہار، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۰۳ھ ق

۹. مصطفوی، حسن، التحقیق فی کلمات القرآن الکریم، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۳۰ھ ق

۱۰. احیائے فکر دینی ۱، ۲ (مجموعہ مقالات)، موسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ قم

۱۱. اسلام ناب در کلام امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ (اردو)، موسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ قم

۱۲. اسلامی حکومت اور ولایت فقیہ، امام خمینی کے نظریات کی روشنی میں، موسسہ نشر و آثار امام خمینی، قم سال اشاعت 2008

۱۳. المنجد اردو، خزینہ علم و ادب الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور، ۲۰۰۵ء

۱۴. صحیفہ امام، حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ، موسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ قم

۱۵. ولایت فقیہ، حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ، موسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ قم

16. www.almaany.com

17. http: //forum.mohaddis.com/threads